# 103414-خاوند اور بیوی کا آپس میں ایک دوسرے کے لیے گانا گانے کا حکم

## سوال

خاوند کا اپنی بیوی کے لیے یا پھر بیوی کا اپنے خاوند کے لیے گانا گانے کا حکم کیا ہے ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی کے لیے ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونا اور لذت اٹھانا مباح کیا ہے، اور صرف دبر میں جماع کرنا یا پھر حیض یا نفاس کی حالت میں جماع کرنا حرام کیا گیا ہے، اس کے علاوہ باقی سب کچھ بیوی کو دیکھنا اور چھونا اور بوس وکنار کرنا اور خوبصورتی و بناؤ سنگھار کرنا، اور محبت کے الفاظ کہنا یہ سب مباحات میں شامل ہوتا ہے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا بیوی کے لیے شرعی طور پر اپنے خاوند کا سارا جسم دیکھنا جائز ہے، اور خاوند اپنی بیوی کو حلال چیز سے لطف اندوز ہونے کی نیت سے دیکھ سکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" عورت کے لیے اپنے خاوند کا سارا جسم دیکھنا جائز ہے اور اسی طرح بغیر کسی تفصیل کے خاوند کے لیے بھی اپنی بیوی کا سارا جسم دیکھنا جائز ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے یہ لوگ قابل ملامت نہیں، اس کے علاوہ جو کوئی بھی اور راہ اختیار کریگا تو وہی حد سے تجاوز کرنے والا ہے}.المؤمنون (5-7). انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (226/3).

خاوند اور بیوی کا آپس میں لطف اندوز ہونے میں یہ بھی شامل ہے کہ بیوی اپنے خاوند کے لیے گانا گائے، اور خاوند اپنی بیوی کے لیے گانا گائے، لیکن.... اس میں کچھ شروط کا ہونا ضروری ہے تا کہ یہ گانا مباح بن سکے، ذیل میں کچھ شروط دی جاتی ہیں :

اول :

یہ گانا آلات موسیقی مثلا پیانو، اور بانسری باجا ڈھول وغیرہ سے خالی ہو.

دوم :

گانا کلام ہے اس کی اچھی چیز اچھی ہے اور بری اور قبیح غلط اور قبیح ہوگی، اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ یہ گانا لوگوں کی عزت میں طعن یا کسی معین عورت کے اوصاف بیان کرنے سے خالی ہو.

اوراس کے ساتھ ساتھ وہ عبادات واطاعت اوردینی شعائر کے خلاف کلام سے خالی ہونا چاہیے، اورغزل ہونے میں کوئی حرج نہیں، اوراسی طرح خاونداور بیوی کے اوصاف بیان کیے گئے توبھی کوئی حرج نہیں، اگرمعاملہ دونوں کے متعلق ہوتواس کی کوئی حدود نہیں ہیں.

اوران دونوں یعنی خاونداور بیوی کے لیے تولفظی اوراوصاف والی غزل سے بھی بڑی چیز جائز ہے یعنی جماع.

سوم :

یہ گانا خاونداور بیوی کے علاوہ کوئی اورنہ سن رہا ہوچاہے ان کی اولاد ہواگرچہ وہ چھوٹی عمر کے ہی ہوں پھر بھی نہ سن رہے ہوں، یا پڑوسی وغیرہ اس کے علاوہ کوئی اوراجنبی مرد بھی.

یہاں بچوں کوچاہے وہ چھوٹی عمر کے ہی ہوں گانا سننے سے منع اس لیے کیا جائیگا تاکہ ان کی تربیت میں خلل پیدا نہ ہو، اوراس لیے بھی کہ وہ لوگوں کوکہتے پھریں گے اورپھران کے ذہنوں میں اپنے گھروالوں کی غلط صورت پیدا ہوجائیگی.

اوریہ بات توسب کومعلوم ہے کہ خاونداور بیوی کے لیے ہرمباح چیز بچوں کے سامنے اعلانیہ طورپر نہیں کی جاسکتی، مثلا بوس وکناراورچھونا اورجماع وغیرہ.

شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سے بیوی کا اپنے خاوند کے لیے گانے کا حکم دریافت کیا گیا توشیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اگرتوگانے سے مقصوداورمراد خوبصورت آواز کے ساتھ ان الفاظ میں گنگنانا ہے جوہر مسلمان کے لیے صالح ہوں اوروہ بول سکتا ہے : توپھر وہ جوچاہے گا سکتی ہے لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ اس سے فرض چیز ضائع نہ ہوتی ہو.

لیکن اگروہ ایسے الفاظ گنگنائے جن کا زبان پرلانا شرعی طورپر اصلا جائز نہیں توپھر اس حالت میں کوئی فرق نہیں چاہے وہ خاوند کے لیے گائے یا پھر بھائی کے لیے یا بہن کے لیے.

کیونکہ جیساکہ آپ جانتے ہیں معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ہے :

"شعر ایسی کلام ہے اس کی اچھی اچھی ہے اوربری اورقبیح بری ہی ہے"

اس لیے جب انسان بری اورقبیح کلام کرے تواس کا محاسبہ ہوگا، اورجب بری کلام میں گانا گنگنائے گا توپھر مؤاخذہ اوربڑھ جائیگا...

اس لیے اگرعورت اپنے خاوند کے سامنے مباح کلام میں گانا گنگناتی ہے توگائے، اورجوچاہے خوبصورت آواز میں مباح کلام گنگنائے.

لیکن اگراس گانے سے مقصودوہ گانے ہیں جوفحش ہوتے ہیں اوربعض فاسق مرداورعورتوں کا پیشہ بن چکے ہیں توپھر اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے لیے گائے یا پھر کسی اجنبی اورغیر محرم کے لیے" انتہی

سلسلۃ الھدی والنور کی کیسٹ نمبر (42) فتوی نمبر (10).

واللہ اعلم.